Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم بدھ — قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ — ۲۲ صفر ۱۳۹۸ھ ۔ یکم تبلیغ ۱۳۵۷ ہش ۔ یکم فروری ۱۹۷۸ء — نمبر ۲۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ یکم تبلیغ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

ابھی زخم کی تکلیف ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

نائیجیریا میں جماعتِ احمدیہ کی اٹھائیسویں ۲۸ نہایت کامیاب سالانہ کانفرنس کا انعقاد

ملک کی احمدی جماعتوں کے علاوہ نائیجر اور بینن اور غانا کے نمائندوں کی شمولیت، حضور ایدہ اللہ کا خاص پیغام پڑھ کر سنایا گیا

پچاس اصحاب کا قبولِ حق، ملک کی نامور شخصیتوں کی شمولیت اور جماعت کی اسلامی خدمات کا اعتراف

آئندہ سال دس نئی مساجد کی تعمیر اور جدید پرنٹنگ پریس قائم کرنے کا فیصلہ

مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد ایم۔ اے امیر جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا نے بذریعہ کیبل گرام مندرجہ ذیل اطلاع دی ہے:۔

لیگوس ۔ ۲۶ دسمبر ۱۹۷۷ء کو نائیجیریا کی احمدی جماعتوں کی ۲۸ ویں سہ روزہ سالانہ کانفرنس اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت کامیابی اور خیر و برکت کے ساتھ اختتام پذیر ہوگئی۔ الحمد للہ

اِس کانفرنس میں ملک کے طول و عرض کی احمدی جماعتوں کے علاوہ جمہوریہ نائیجر اور بینن (سابق ڈھومی) اور غانا کے نمائندگان نے بھی شرکت فرمائی۔ اِس موقع پر مکرم وکیل التبشیر صاحب تحریکِ جدید کے پیغام کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہِ شفقت ایک خاص پیغام ارسال فرمایا جو خاکسار نے کانفرنس میں پڑھ کر سنایا۔ آنریبل جسٹس بکری۔ کمشنر ایم اولا براٹمو اور ملک کے متعدد دیگر نامور علم دوست اصحاب بھی کانفرنس میں شامل ہوئے اور انہوں نے اپنی تقاریر میں جماعتِ احمدیہ کی ان خدمات کو از حد سراہا جو وہ تبلیغِ اسلام، اشاعتِ قرآن پاک اور مسلمانوں کی عام بہبودی کے لئے سرانجام دے رہی ہے۔ اِس موقعہ پر احمدی خواتین کی تنظیم لجنہ اماء اللہ کا علیحدہ اجلاس منعقد ہوا۔

کانفرنس میں آئندہ سال ایک جدید پرنٹنگ پریس قائم کرنے کے علاوہ دس نئی مساجد بھی تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا گیا جن میں سے ایک جمہوریہ نائیجر کے دارالحکومت میں انشاء اللہ تعمیر کی جائیگی۔ اِس مبارک تقریب پر پچاس اصحاب کو قبولِ حق کی توفیق ملی۔ الحمد للہ

مقامی ٹیلیویژن، ریڈیو اور اخبارات نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری اس سالانہ کانفرنس کی خبر کی وسیع پیمانے پر اشاعت کی۔ الحمد للہ

عزیزم محمد صالح صاحب الدین سیلز مینیجر شاہ نواز لمیٹڈ لاہور پر ۹ جنوری کو دل کا شدید دورہ ہوا جس کے بعد وہ ہسپتال میں زیر علاج رہے۔ الحمد للہ کہ اب انہیں آرام ہے اور وہ ہسپتال سے واپس آگئے ہیں۔ جملہ احمدی بہنیں اور بھائی ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

زینب حسن
۲۹۵/۶ سرور روڈ لاہور چھاؤنی

مربیانِ کرام کے ریفریشر کورس کا انعقاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کی تعمیل میں مربیان ۱۹۷۵ء، ۱۹۷۶ء اور ۱۹۷۷ء کا ریفریشر کورس مورخہ یکم مارچ سے ۳۰ مارچ ۱۹۷۸ء تک منعقد ہوگا۔ اِن سالوں کے مربیانِ کرام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ سب کے سب مورخہ ۲۸ فروری کی شام تک ربوہ پہنچ کر دفتر حدیقۃ المبشرین میں رپورٹ کریں۔ نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ اور مقامی کی طرف سے انہیں جلد ہی اِس بارہ میں ہدایت مل جائے گی۔

(سیکرٹری حدیقۃ المبشرین)

ہفتہ وصولی خدام الاحمدیہ

۳ تا ۱۰ فروری

قائدین کرام سے گذارش ہے کہ امسال ۳ سے ۱۰ فروری تک ہفتہ وصولی کا اہتمام فرماویں اور اِس دوران زیادہ سے زیادہ وصولی کے لئے کوشش کریں اور اپنی کارکردگی کی رپورٹ بھی مرکز میں بھجوائیں۔ جزاکم اللہ

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
یکم تبلیغ ۱۳۵۷ ہش
یکم فروری ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حُبِّ دُنیا اور یادِ آخرت سے غفلت کا انجام

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اِس امر کا بار بار ذکر کیا ہے کہ اُس نے لوگوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے جتنے بھی مامور دنیا میں بھیجے بلا استثناء سب کو ہی لوگوں نے نہ صرف جھٹلایا بلکہ تحقیر کے رنگ میں اُن کے ساتھ ہنسی اور ٹھٹھا کیا اور انسانیت کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ان کا جی بھر کر مذاق اُڑایا۔ اِس امر کا یوں تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانعام آیت ۱۱، سورۃ الانبیاء آیت ۴۲، اور سورۃ الزخرف آیت ۸ میں مختلف الفاظ اور مختلف پیرایہ میں ذکر کیا ہے لیکن سورۃ یٰسٓ میں اللہ تعالیٰ نے ہر زمانہ اور ہر قوم کے لوگوں کی اِس روش کا ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ انتہائی افسوس کا بھی اظہار فرمایا ہے جیسا کہ فرمایا :-

یٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ (یٰسٓ آیت ۳۱)

ترجمہ:- ہائے افسوس بندوں پر جو رسول بھی ان کے پاس آتا ہے وہ اس کی ہنسی ہی اُڑاتے ہیں۔

اِن سب آیات سے یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ ہر مامور من اللہ کی ہنسی ضرور اُڑائی گئی یعنی کوئی ایک مامور بھی تو ایسا نہیں آیا جس کو لوگوں نے حقیر نہ جانا ہو اور اس کا مذاق نہ اُڑایا ہو۔ سو گویا سچے مامور کی صداقت کی ایک یہ دلیل اور نشانی بھی ہے کہ اس کی مخالفت ضرور کی جاتی ہے، اس کو حقارت کی نظر سے ضرور دیکھا جاتا ہے اور اس کا مذاق ضرور اُڑایا جاتا ہے۔ یہ ایسا بدیہی امر ہے کہ جس میں سرے سے کوئی استثناء پیش ہی نہیں کیا جا سکتا۔

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ کیوں کبھی ایسا نہیں ہوا یا نہیں ہوتا کہ خدا تعالیٰ کا کوئی مامور دنیا میں آئے اور اکثر و بیشتر لوگ بلا چون و چرا اُس پر یکدم ایمان لے آئیں اور اُس کے احکام پر عمل پیرا ہو کر دیکھتے ہی دیکھتے اپنی اصلاح کر لیں؟ لوگ ایمان تو لاتے ہیں لیکن مخالفت میں اپنا زور لگانے اور تمسخر و استہزاء کا انتہائی دل آزار مظاہرہ کرنے اور بالآخر ناکام ہونے کے بعد۔ لیکن وہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے اِس سوال کا بھی خود ہی قرآن مجید میں جواب دیا ہے۔ اُس نے وجہ اس کی یہ بتائی ہے کہ مامورین الٰہی آتے ہی اُس وقت ہیں جب لوگوں میں فساد و بگاڑ کی کیفیت اپنی انتہاء کو پہنچ جاتی ہے۔ وہ خدا تعالیٰ اور اس کے دین سے یکسر غافل ہو کر ہمہ تن دنیا کی طرف جھک جاتے ہیں۔ اپنی تمام تر بداعمالیوں اور بدکرداریوں کے باوجود وہ سمجھ یہ رہے ہوتے ہیں کہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں ٹھیک کر رہے ہیں۔ ان کا دنیا میں اِس درجہ انہماک نتیجہ ہوتا ہے آخرت فراموشی کا۔ چونکہ آخرت اور اس کی جوابدہی پر ایمان مفقود ہو جاتا ہے یا از حد کمزور پڑ جاتا ہے اِس لئے وہ ہر قسم کے خوف سے آزاد ہو کر دنیا ہی کے ہو رہتے ہیں۔ جب مامور من اللہ مبعوث ہو کر انہیں اُن کی خطرناک غلطی اور گمراہی سے آگاہ کرتا اور انہیں راہِ حق کی طرف بُلاتا ہے تو وہ اُس کی مخالفت پر کمربستہ ہو کر اس کا مذاق اُڑانا شروع کر دیتے ہیں۔ فی الاصل لوگوں کی آخرت فراموشی ہی اُن کی اِس انتہائی افسوسناک اور انتہائی خطرناک روش کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اِس امر کا قرآن مجید میں بار بار ذکر کیا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ استہزاء کا سلوک روا رکھنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے :-

يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۖ ۚ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ○ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۫ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ○ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ○ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰۤى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ (الروم آیات ۸ تا ۱۱)

ترجمہ:- وہ لوگ ورلی زندگی کے ظاہر (یعنی اس کی شان و شوکت) کو تو خوب سمجھتے ہیں لیکن اُخروی زندگی سے بالکل غافل ہیں۔ کیا انہوں نے اپنے دل میں کبھی بھی غور نہیں کیا کہ آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے خدا نے کسی حکمت کے مطابق اور ایک وقتِ مقررہ کے لئے پیدا کیا ہے لیکن لوگوں میں سے اکثر اپنے رب کی ملاقات سے منکر ہیں۔ کیا وہ زمین میں نہیں پھرے اور یہ نہیں دیکھا کہ جو اُن سے پہلے لوگ تھے اُن کا انجام کیا ہوا تھا؟ وہ ان سے زیادہ طاقتور تھے اور انہوں نے زمین کو خوب اُکھیڑا (یعنی ہل چلایا) تھا اور اسے اس سے زیادہ آباد کیا تھا جو انہوں نے کیا ہے۔ اور اُن کے رسول اُن کے پاس دلائل لے کر آئے تھے کیونکہ اللہ کی شان کے مطابق نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا بلکہ وہ لوگ خود اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے۔ پھر اُن لوگوں کا جنہوں نے بُرے کام کئے تھے اللہ کی آیات کا انکار کرنے کی وجہ سے بُرا ہی انجام ہوا اور وہ اللہ کی آیات سے ہنسی کیا کرتے تھے۔

اِن آیات سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین ہی نہیں بلکہ آپ سے قبل مختلف قوموں کی طرف مبعوث ہونے والے مامورین کے مخالفین بھی اپنے اپنے وقت کے مامور کیساتھ اس لئے استہزاء کا سلوک روا رکھتے رہے کہ وہ اُخروی زندگی اور وہاں کی جوابدہی سے یکسر غافل ہو چکے تھے حتّٰی اپنے رب کی ملاقات سے ہی منکر ہو بیٹھے تھے۔ ان کی یہ گمراہی ہی بعثت مامورین کا سبب بنتی رہی اور اس گمراہی کی وجہ سے ہی وہ مامورینِ الٰہی کیساتھ تمسخر و استہزاء کا سلوک روا رکھ کر بہت ہی بُرے انجام سے ہمکنار ہوتے رہے۔ اِسی لئے امام آخر الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب اِس آخری زمانہ میں احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث فرمایا تھا اِس بنیادی خرابی اور اس کی مضرت سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا:-

" شیطان کے وساوس بہت ہیں اور سب سے زیادہ خطرناک وسوسہ اور شبہ جو انسانی دل میں پیدا ہو کر اسے خسر الدنیا والآخرہ کر دیتا ہے آخرت کے متعلق ہے کیونکہ تمام نیکیوں اور راستبازیوں کا بڑا بھاری ذریعہ منجملہ دیگر اسباب اور وسائل کے آخرت پر ایمان بھی ہے۔ اور جب انسان آخرت اور اس کی باتوں کو قصہ اور داستان سمجھے تو سمجھ لو کہ وہ ردّ ہو گیا اور دونوں جہانوں سے گیا گزرا ہوا اِس لئے کہ آخرت کا ڈر بھی تو انسان کو خائف اور ترساں بنا کر معرفت کے سچے سرچشمہ کی طرف کشاں کشاں لے آتا ہے اور سچی معرفت بغیر حقیقی خشیت اور خدا ترسی کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس یاد رکھو کہ آخرت کے متعلق وساوس کا ہونا ایمان کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے اور خاتمہ بالخیر میں فتور پڑ جاتا ہے۔"

(تقریر ۲۸ دسمبر ۱۸۹۷ء بحوالہ ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۵۲، ۵۴)

انتہائی دُکھ اور افسوس کا مقام ہے کہ اِس زمانہ میں بھی آخرت فراموشی کا مرض عام پھیلا ہوا ہے جس کے زیرِ اثر لوگوں سے ایسے ایسے نارَوا افعال سرزد ہو رہے ہیں جن کی اسلام ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ چنانچہ اِس زمانہ کے ایک عالمِ دین نے قرآنی آیات کی رُو سے آخرت فراموشی کے زیرِ اثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے منکرینِ حق کی عام ذہنیت کا نقشہ کھینچنے اور ان سے تمسخر و استہزاء کا ذکر کرنے کے بعد بڑے دُکھ اور درد کے ساتھ لکھا تھا :-

" نقشہ ساڑھے تیرہ چودہ سو سال قبل کے منکرین کا ہے لیکن آج بھی کس قدر صحیح اور حرف بحرف صحیح ہے! خلاصہ ساری سرکشی اور تمرد، نافرمانی اور کفر شعاری کا کیا ارشاد ہوا؟ صرف ایک شے یعنی سامانِ دنیوی میں پڑ کر یادِ آخرت سے غفلت! اگر صرف یہ یاد رہے، اگر اپنی موت اور انجام یاد رہ جائے تو بس پھر سارے بگڑے ہوئے کام بن سکتے ہیں اور ساری گمراہیوں کی تاریکی دُور ہو سکتی ہے۔ لیکن آج ہم نے بھی اُنہی بے بصروں کی تقلید میں سب سے زیادہ بھلا کس چیز کو رکھا ہے، سب سے زیادہ پسِ پُشت کس شے کو ڈال رکھا ہے؟ اِسی یادِ آخرت کو، اِسی خیالِ موت کو! آج طرح طرح کی کمیٹیاں بنیں گی، قسم قسم کی کانفرنسیں قائم ہوں گی، قوم کی فلاح و ترقی کے لئے کالج تیار ہوں گے، سکول کھلیں گے، کفایت شعاری کے طریقے بتائے جائیں گے، اشاعتِ تعلیم پر لیکچر ہوں گے، اور طریق نمائندگی و انتخاب پر جھگڑ جھگڑ کر ایک دوسرے کی بوٹیاں نوچ لی جائیں گی، لیکن جو چیز قلم اور زبان پر اشارۃً بھی نہ آئے گی وہ یہی یادِ آخرت اور خیالِ موت ہے۔"

("سچی باتیں" از مولانا عبدالماجد دریا بادی مرحوم شائع کردہ نفیس اکیڈمی مارچ ۱۹۷۷ء) صفحہ ۹۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قدرتِ ثانیہ

تقریر محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء

جماعت احمدیہ کے پچاسی ویں جلسہ سالانہ کے پانچویں اجلاس میں ۲۸ دسمبر ۱۹۷۸ء کو محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) نے "قدرتِ ثانیہ" کے موضوع پر جو تقریر فرمائی اس کا مکمل متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

مضمون کی اہمیت

میری تقریر "قدرتِ ثانیہ" کے موضوع پر ہے یہ مضمون خاص اہمیت رکھتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس مضمون کا تعلق جماعتی زندگی اور بقا سے ہے۔ بلکہ اگر میں یہ کہوں کہ امتِ مسلمہ کی زندگی اور بقا اس سے وابستہ ہے تو یہ عین حقیقت ہوگی۔

اس مضمون کی اہمیت کے پیشِ نظر اس بات کی ضرورت ہے کہ بار بار اس مضمون کو جماعت کے سامنے پیش کیا جائے تا اس کی افادیت سے جماعت آگاہ رہے۔ بالخصوص جماعت کا ایسا طبقہ جو نیا نیا داخل ہوا ہے اور پیدائشی احمدیوں کی جو بہت بڑی نسل اب بفضلِ خدا تیار ہو گئی ہے ان کی واقفیت اور آگاہی کے لئے اس مضمون کی تفصیلات کا بیان از بس ضروری ہے تا کسی وسوسہ انداز کی غلط تعبیر و تشریح سے وہ کسی کمزوری کا شکار نہ ہو جائیں اور اپنے ایمان کی عمارت کو نقصان نہ پہنچا بیٹھیں۔

قدرتِ ثانیہ کیا ہے؟

"قدرتِ ثانیہ" کیا ہے؟ اس سے کیا مراد ہے؟ اور کس رنگ میں "قدرتِ ثانیہ" کا ظہور مقدر ہے اور جماعت کی زندگی۔ ترقی اور استحکام سے اس کا کیا تعلق ہے؟ ان سب امور کو خاکسار نے اس وقت واضح کرنا ہے۔ وَبِاللّٰہِ التَّوفِیق!

سو یاد رہے کہ "قدرتِ ثانیہ" یا دوسری قدرت ایک خاص اصطلاح ہے جسے معین مفہوم و مقصود کے لئے حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلی دفعہ رسالہ "الوصیت" میں استعمال کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب متواتر اور پے در پے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنی وفات کے متعلق الہامات ہوئے اور آپ نے سمجھا کہ وفات کا وقت قریب ہے تو آپ نے دسمبر ۱۹۰۵ء میں رسالہ "الوصیت" تحریر فرمایا۔ اور اس میں لکھا:۔

"چونکہ خدائے عزّوجلّ نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے اور اس بارے میں اس کی وحی اس قدر تواتر سے ہوئی کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا اور اس زندگی کو میرے پر سرد کر دیا اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اپنے دوستوں اور ان تمام لوگوں کے لئے جو میرے کلام سے فائدہ اٹھانا چاہیں چند نصائح لکھوں"۔

(الوصیت صفحہ ۱)

اس کے بعد آپ نے اس مقدس وحی کو درج کیا جو آپ کی وفات کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوئی اور جماعت کو اللہ تعالیٰ کی سنت بتا کر تسلی دیتے ہوئے تحریر فرمایا کہ:۔

"تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس (اپنی وفات کی) بیان کی۔ غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے"

(الوصیت صفحہ ۶)

جماعت کی تسلی، جماعت کے ہم و غم کو دور کرنے اور جماعت کو پریشانیوں سے بچانے اور اس کی تمکنت و مضبوطی کے لئے خدا سے علم پا کر حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "قدرتِ ثانیہ" کی جو اہم خبر دی تھی۔ اس کے متعلق معلوم کرنا ہے کہ اس سے کیا مراد ہے؟ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس سے مراد صرف تائیدِ الٰہی ہے جس کا ظہور آپ کی وفات کے بعد ہونا تھا یا اس سے مراد قومی طاقت اور جماعت ہے بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ "قدرتِ ثانیہ" کا ابھی ظہور نہیں ہوا بلکہ ابھی سو سال بعد یا ترپن سال بعد جماعت میں اس کا ظہور ہوگا لیکن ان تمام خیالات کے برعکس جماعتِ احمدیہ کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ "قدرتِ ثانیہ" سے مراد نظامِ خلافت ہے جس کا ظہور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے معاً بعد ہونا تھا۔ اور شخصی خلافت کے قیام کی صورت میں ہونا تھا اور اسی طرح ہونا تھا جس طرح حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے معاً بعد خلفائے راشدین کا ہوا اور جس کا وعدہ آیت استخلاف میں بھی دیا گیا ہے۔

"قدرتِ ثانیہ" کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی تصریحات

"قدرتِ ثانیہ" کی اصطلاح چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے استعمال فرمائی ہے اس لئے ضروری ہے کہ پہلے ہم یہ معلوم کریں کہ آپ نے اس سے کیا مراد لی اور اس کے ظہور کو کس شکل و صورت میں سمجھا ہے سب سے پہلے رسالہ "الوصیت" سے آپ کی تحریر کے اس حصہ کو من و عن پڑھ کر سنا دیتا ہوں جس میں آپ نے گیارہ دفعہ "قدرتِ ثانیہ" یا دوسری قدرت کی اصطلاح کو استعمال فرمایا اور اس کی خوب خوب وضاحت کر دی ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشا ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا:۔ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَهُمْ دِینَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے......"

اس کے بعد آپ "قدرتِ ثانیہ" کے متعلق مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے اس لئے تم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔"

پھر آپ اسی تسلسل میں تحریر فرماتے ہیں:-

"میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر ہے .... اور چاہیئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔"

(الوصیت صفحہ)

"قدرت ثانیہ" یا دوسری قدرت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ میں نے من وعن آپ کو سنا دیا ہے گو اس مقدس تحریر کی ایک ایک سطر اور اس کا ایک ایک لفظ "قدرت ثانیہ" اور دوسری قدرت کی حقیقت اور جس شکل و صورت اور رنگ میں اس کا ظہور مقدر تھا۔ اس کی وضاحت کر رہا ہے کہ اس سے مراد صرف خلافت کا نظام ہے اور حضورؑ کی وفات کے معاً بعد اسی نظام نے قائم ہونا تھا۔

قدرت ثانیہ سے مراد نظام خلافت ہونے کے سات ثبوت

تاہم ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حضورؑ کی اس تحریر سے معین طور پر بعض ایسے ثبوت پیش کروں جن سے پورے طور پر واضح ہو جائے کہ قدرت ثانیہ یا دوسری قدرت سے مراد صرف اور صرف نظام خلافت ہے جس کا قیام تائید الٰہی سے حضورؑ کی وفات کے معاً بعد ہونا تھا اور بفضل خدا اللہ تعالیٰ کی مشیت و وعدہ کے مطابق اس کا قیام خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کی شکل میں ہو چکا۔

پہلا ثبوت

اس سلسلہ میں سب سے پہلا ثبوت اس بات کا کہ "قدرت ثانیہ" سے مراد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک خلافت کا نظام تھا یہ ہے کہ "قدرت ثانیہ" کی تشریح کرتے ہوئے حضورؑ تحریر فرماتے ہیں:-

"(خدا تعالیٰ) دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہو جانے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو آخر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا"

یہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وضاحت سے فرما دیا ہے کہ "قدرت ثانیہ" سے مراد نظام خلافت ہے۔ اسی واسطے آپ نے "قدرت ثانیہ" کے ظہور کے لئے مثال کے طور پر حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ذکر کیا جنہیں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے "قدرت ثانیہ" کا مظہر بناتے ہوئے خلافت کے منصب پر فائز فرمایا اور اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی وجہ سے جو خطرہ اور خوف کی صورت پیدا ہو گئی تھی اس سے "قدرت ثانیہ" کے مظہر اول کو کھڑا کر کے اسلام کی حفاظت فرمائی۔

حضرت ابوبکرؓ کی مثال دے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بات کو واضح فرما دیا ہے کہ "قدرت ثانیہ" سے مراد خلافت ہے اور خلافت بھی فرد واحد کی۔

دوسرا ثبوت

دوسرا ثبوت اس بات کا کہ "قدرت ثانیہ" سے مراد خلافت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "قدرت ثانیہ" کی وضاحت کے سلسلہ میں آیت استخلاف کو پیش کیا جیسا کہ آپ نے فرمایا:-

"تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا - یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔"

"قدرت ثانیہ" کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی آیت استخلاف جس میں خلافت کے قیام کا امت مسلمہ کو وعدہ دیا گیا ہے کا ذکر کر کے اس بات کی وضاحت فرما دی کہ آپ کے نزدیک "قدرت ثانیہ" اور خلافت ایک ہی چیز ہے ورنہ "قدرت ثانیہ" کے ساتھ آیت استخلاف کے ذکر کرنے کی کیا ضرورت تھی۔

تیسرا ثبوت

تیسرا ثبوت اس بات کا کہ "قدرت ثانیہ" سے مراد خلافت ہے یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اس تحریر میں اللہ تعالیٰ کی قدیم سنت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ دو قدرتیں دکھاتا ہے۔ پہلی قدرت کے متعلق تو فرمایا کہ خود نبیوں کے ہاتھ سے دکھاتا ہے اور دوسری قدرت کے متعلق فرمایا کہ اس وقت دکھاتا ہے جب نبی کی وفات ہو جاتی ہے۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں کہ:-

"(اللہ تعالیٰ) دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھلاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے .... تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے۔"

گویا خدا تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ ایک قدرت نبیوں کے ذریعہ ظاہر کرتا ہے اور دوسری قدرت کا اظہار نبیوں کی وفات کے بعد کرتا ہے جو خلافت کی شکل میں ہوتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس نکتہ کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"مَا كَانَتْ نُبُوَّةٌ قَطُّ إِلَّا تَبِعَتْهَا خِلَافَةٌ"

کہ دنیا میں یہ سنت جاری ہے کہ ہر نبوت کے بعد خلافت ضرور قائم ہوتی ہے۔

یعنی قدرت اولیٰ کے بعد قدرت ثانیہ کا ظہور ہوتا ہے گویا خلافت نبوت کے جاری کردہ کاموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا اہم ذریعہ ہے۔

پس تیسرا ثبوت اس بات کا کہ "قدرت ثانیہ" سے مراد خلافت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اللہ تعالیٰ کی اس سنت مستمرہ کا ذکر کرنا ہے جو نبیوں اور ان کے بعد خلفاء کی صورت میں قائم ہوتی ہے۔ اسی سنت مستمرہ کا ذکر کرتے ہوئے "شہادۃ القرآن" میں بھی حضورؑ فرماتے ہیں:-

"کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں۔ لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔"

(شہادۃ القرآن طبع اول صفحہ ۵۸)

(باقی)

○

امتحان انصار اللہ سہ ماہی اول

امتحان کی تاریخ ۳۱ مارچ کی بجائے ۲۴ مارچ مقرر کی جاتی ہے۔ زعماء / زعماء اعلیٰ نوٹ فرمالیں اور کتاب لیکچر لدھیانہ "الشرکۃ الاسلامیہ" سے براہ راست دو روپے فی نسخہ کے حساب سے طلب کریں۔

(قائد تعلیم)

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعمیر سرائے خدمت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

وعدوں کی سو فیصد ادائیگی کرنیوالے احباب

(۴)

نمبر شمار	نام وعدہ کنندہ مع مقام و ضلع	ادا کردہ رقم
۱۵۵	مکرم چوہدری ادریس نصر اللہ صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۵۲۰—۰۰
۱۵۶	" ضیاء غنی صاحب " "	۵۲۰—۰۰
۱۵۷	محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ گنج مغلپورہ لاہور	۵۰۰—۰۰
۱۵۸	مکرم محمد اسمٰعیل صاحب قریشی صدر راولپنڈی	۵۰۰—۰۰
۱۵۹	" شیخ اعجاز مسعود احمد صاحب " "	۵۰۰—۰۰
۱۶۰	مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ سمن آباد فیصل آباد	۵۲۰—۰۰
۱۶۱	مکرم محمد جلال صاحب بلوچ معرفت بلوچ فلور ملز کہلم نگر فارم ضلع تھرپارکر	۵۰۰—۰۰
۱۶۲	" اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخان	۵۰۰—۰۰
۱۶۳	مجلس خدام الاحمدیہ " "	۵۵—۹۰
۱۶۴	" " فیروزوالہ ضلع گوجرانوالہ	۵۱۱—۸۰
۱۶۵	مکرم محمد اشرف صاحب باجوہ چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا	۵۰۰—۰۰
۱۶۶	" لطیف احمد صاحب بٹر کرتو ضلع شیخوپورہ	۵۰۰—۰۰
۱۶۷	" غلام محی الدین صاحب منجانب والدہ صاحبہ ملہیانوالہ ضلع سیالکوٹ	۵۰۱—۶۰
۱۶۸	" ملک عبدالمالک صاحب کوئٹہ	۵۰۰—۰۰
۱۶۹	" شیخ شریف احمد صاحب ابن مکرم شیخ نثار احمد صاحب آف سرگودھا حال فیڈرل بی ایریا کراچی	۵۰۰—۰۰
۱۷۰	" چوہدری خلیل احمد صاحب احمد پور ضلع سانگھڑ	۵۰۰—۰۰
۱۷۱	" رفیق احمد و منیر احمد صاحبان " "	۵۰۰—۰۰
۱۷۲	" مہر جمیل احمد صاحب طاہر احمد نگر ضلع جھنگ	۵۰۰—۰۰
۱۷۳	" مبارک احمد صاحب ابن مکرم چوہدری عثمان غنی صاحب آف منگولے (سیالکوٹ) حال گدو بیراج (جیکب آباد)	۵۰۰—۰۰
۱۷۴	" مرزا عبدالباسط صاحب معتمد و ناظم مال	۵۰۰—۰۰
۱۷۵	مجلس خدام الاحمدیہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ	۵۰۰—۰۰
۱۷۶	مکرم میاں غلام محمد صاحب جھنگ صدر	۵۰۰—۰۰
۱۷۷	" ڈاکٹر مرزا اقبال احمد صاحب تربیلا ڈیم ضلع ہزارہ	۵۰۰—۰۰
۱۷۸	مجلس خدام الاحمدیہ جھنگ صدر	۵۰۰—۰۰

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان — ماہنامہ "انصار اللہ"

ماہنامہ "انصار اللہ" مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان ہے۔ یہ رسالہ خدا تعالیٰ کے فضل سے تربیت کی ذمہ داری کو بڑے عمدہ رنگ میں پورا کر رہا ہے۔ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے اس رسالہ کے متعلق فرمایا:۔

"یہ رسالہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی قابلیت کے ساتھ لکھا جاتا اور ترتیب دیا جاتا ہے۔ اسکے اکثر مضامین بہت دلچسپ اور دماغ میں جلا پیدا کرنے اور روح کو نئی روشنی عطا کرنے میں بڑا اثر رکھتے ہیں۔ پس انصار اللہ کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو ہر جہت سے ترقی دینے کی کوشش کریں۔"

اس رسالہ کی قیمت صرف دس روپے سالانہ مقرر ہے۔ مجلس شوریٰ ۱۳۳۸ ہش / ۱۹۵۹ء کے فیصلہ کے مطابق ہر مجلس اپنی گرانٹ میں سے کم از کم ایک رسالہ ضرور جاری کروائے۔ اسلئے ناظمین اعلیٰ / ناظمین اضلاع اور زعماء اعلیٰ / زعماء کرام اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں کہ کوئی ایسی مجلس نہ رہے جہاں پر یہ رسالہ جاری نہ ہو۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ۔ ربوہ)

تعمیر گیسٹ ہاؤس انصار اللہ میں چندہ دینے والے اصحاب

(۱۵)

مبلغ -/۳۰۰ روپے یا اس سے زائد رقم تعمیر گیسٹ ہاؤس انصار اللہ میں ادا کرنے والے مخلص حضرات کی قسط نمبر ۱۵ درج ذیل ہے۔ گیسٹ ہاؤس کی عمارت پر نصب ہونیوالی سنگِ مرمر کی یادگار تختیوں پر ایسے تمام حضرات کے اسماء گرامی کندہ کروائے جا رہے ہیں۔ جو احباب اپنے یا اپنے والدین یا فوت شدہ عزیز و اقارب کے نام ان یادگار تختیوں پر محفوظ کرانا چاہتے ہوں ان کے لئے موقع ہے کہ مبلغ -/۳۰۰ روپے یا اس سے زائد رقم ادا کرکے اس کارِ خیر میں شامل ہوں اور آنے والی نسلوں کے لئے یادگار چھوڑ جائیں۔

۱۔ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری منجانب مسعود احمد صاحب خورشید کراچی ۳۰۰—۰۰
۲۔ الحاجہ رحیمن بی بی صاحبہ اہلیہ مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری منجانب " " " ۳۰۰—۰۰
۳۔ قاضی صدر الدین صاحب مرحوم منجانب قاضی عطاء اللہ صاحب دار الاویس صداقت پارک ۷۶ سانده خورد لاہور ۳۰۰—۰۰
۴۔ فضل بیگم صاحبہ مرحومہ بنت میاں نور دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ کھاریاں منجانب نواسہ عبدالسلام خالد صاحب مغربی جرمنی ۳۰۰—۰۰
۵۔ مکرم محمد پریل صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ منجانب پوتا خلیل احمد خان صاحب مغربی جرمنی ۳۰۰—۰۰
۶۔ محترمہ رحمت خاتون صاحبہ اہلیہ محمد پریل صاحبؓ " " " " ۳۰۰—۰۰
۷۔ منور احمد صاحب مرحوم ولد محمد پریل صاحب " پسر " " ۳۰۰—۰۰
۸۔ مبارکہ بیگم صاحبہ لیڈی ہیلتھ وزیٹر بنت حکیم محمد جمیل صاحب راولپنڈی ۳۰۰—۰۰
۹۔ چوہدری رسول بخش صاحب ڈوڑ ضلع نواب شاہ ۳۰۰—۰۰

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

ضروری اعلان برائے لجنات

جن لجنات نے نمائش کے سامان یا رقم کی بابت کوئی حساب کتاب کرنا ہو تو وہ ۲۰-۲۵ دن کے اندر اندر دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں اطلاع دیں۔ اس کے بعد کسی لجنہ کا کوئی حساب نہیں کیا جائے گا اور ان کا سامان اور رقم وقف میں شمار کر لی جائے گی۔

(سیکرٹری نمائش لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

سٹور کے لئے اشیاء دینے والی لجنات

جلسہ سالانہ کے موقع پر جن لجنات نے جلسہ سالانہ کے سٹور کے لئے اشیاء فراہم کی ہیں شکریہ کے ساتھ ان کے نام شائع کئے جاتے ہیں:۔

۱۔ محترمہ لیڈی ڈاکٹر زبیدہ طاہر صاحبہ قیادت ۴ کراچی — ۱ عدد گیس
۲۔ " " صفیہ خان صاحبہ — ۱ عدد گیس
۳۔ " بیگم صاحبہ امیر جماعت احمدیہ " — ۱ عدد گیس
۴۔ لجنہ اماء اللہ گجرات — ۸ عدد بالٹیاں
۵۔ " " کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ — ۱۰ عدد دسترخوان ۲ " "
۶۔ " " نصیرہ ضلع گجرات — ۲ " "
۷۔ " " گوجرانوالہ — ۹ " "
۸۔ " " [illegible] ضلع سرگودھا — ۱ عدد بڑا چمچ ۱ " بالٹی

رقوم برائے سٹور جلسہ سالانہ:۔

۹۔ لجنہ اماء اللہ قیادت ۴ کراچی ۶۰/ روپے
۱۰۔ " " جیکب آباد ۲۸/ "
۱۱۔ " " بہاولنگر ۱۹۵/ "

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جامعہ احمدیہ ربوہ کی دلچسپ سالانہ کھیلیں کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگئیں

تقسیم انعامات کی تقریب اور اختتامی دعا

ربوہ ۳۱ صلح۔ آج دوپہر جامعہ احمدیہ ربوہ کی نہایت دلچسپ اور مفید سالانہ کھیلیں اپنی مخصوص بلند روایات کے ساتھ بخیر و خوبی بڑی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگئیں۔ ان کھیلوں میں جامعہ کے ملکی اور مختلف بیرونی ممالک سے تعلق رکھنے والے جملہ طلباء نے بڑے شوق کے ساتھ حصہ لیا۔ یہ کھیلیں ۲۹ صلح (جنوری) کو شروع ہوئی تھیں۔ ان کا افتتاح جامعہ کے پرنسپل محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل نے فرمایا تھا۔ اختتامی تقریب کے مہمانِ خصوصی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک بزرگ صحابی محترم مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ تھے۔ آپ نے کامیابی حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم فرمائے اور پھر اختتامی دعا کرائی۔ تقسیم انعامات کی تقریب کا آغاز جامعہ کے ایک افریقن طالبعلم احمد جبریل سعید صاحب آف غانا نے تلاوتِ قرآن مجید سے کیا جس کے بعد جامعہ کے استاد محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر نے جامعہ کی طرف سے مہمانِ خصوصی کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا اور تبلیغی جہاد میں ان کی پچپن سالہ اَن تھک خدمات کا تذکرہ کیا۔

جامعہ کی سالانہ کھیلوں میں پہلے روز ۱۰۰ گز کی دوڑ۔ کلائی پکڑنے۔ تین ٹانگ کی دوڑ۔ گولہ پھینکنے اور فٹ بال کے ابتدائی مقابلے ہوئے۔ دوسرے روز ایک میل کی دوڑ۔ نیزہ پھینکنے۔ لمبی اور اونچی چھلانگ لگانے۔ وزن اٹھانے، تکیہ جنگ۔ والی بال اور جامعہ کے فارغ التحصیل طلباء کی ۱۰۰ گز کی دوڑ کے علاوہ کبڈی اور میرو ڈبہ کے مقابلے بھی ہوئے۔ آخری روز کے فائنل مقابلوں میں روک دوڑ اور تکیہ جنگ کے علاوہ میوزک ریس کا مقابلہ بھی ہوا جس میں جامعہ کے سٹاف، اس کے فارغ التحصیل طلباء اور متعدد مہمانوں نے بھی حصہ لیا۔ یہ مقابلے بہت دلچسپی کے ساتھ دیکھے گئے۔ تقسیم انعامات کی تقریب میں اُن طلباء کو بھی انعامات دیئے گئے جنہوں نے ۱۹۷۷ء کے دوران پیدل چلنے اور سائیکل دوڑ کے مقابلوں میں نمایاں کامیابی حاصل کی تھی۔

تقریب کے اختتام پر مہمانان کرام کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔

ناصرات الاحمدیہ کے امتحان کے متعلق ضروری اعلان

ناصرات الاحمدیہ کی سیکرٹریوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ ناصرات کی سالانہ سکیم لجنات کو بھجوا دی گئی ہے جس لجنہ کو ناصرات کی سکیم نہ پہنچی ہو وہ دفتر لجنہ مرکزیہ سے منگوالیں اور شہر، دیہات و قصبات کی تمام ناصرات کو نصاب پوری توجہ اور پابندی سے پڑھائیں جہاں ناصرات کی سیکرٹری نہ ہو وہاں صدر لجنہ یہ فرض ادا کرے۔ امتحان مئی کے آخری اتوار کو ہوگا۔ مندرجہ ذیل کتب نصاب میں ہیں جو دفتر لجنہ مرکزیہ سے منگوالیں۔

معیار اوّل:۔ کامیابی کی راہیں حصہ سوم اور چہارم۔ یاد رکھنے کی باتیں (مکمل)
راہِ ایمان (نصف آخر)۔ ساتواں سیپارہ (نصف اوّل)

معیار دوم:۔ مختصر تاریخ احمدیت (حصہ اوّل)۔ کامیابی کی راہیں (حصہ دوم)
ہمارا رسولؐ۔ چوتھا سیپارہ (نصف اوّل)۔ یاد رکھنے کی باتیں صفحہ ۱۴ تک۔
دو احادیث معہ ترجمہ جو ناصرات کے لائحہ عمل میں درج ہیں۔

معیار سوم:۔ کامیابی کی راہیں حصہ اوّل۔ یاد رکھنے کی باتیں ابتدائی دس صفحے۔
دو احادیث معہ ترجمہ جو لائحہ عمل میں درج ہیں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

مکرم مرزا احسن محمد صاحب آف کرونڈی کی اہلیہ محترمہ حاکم بی بی صاحبہ عرصہ سے فالج کی وجہ سے بیمار ہیں، اب پہلے سے کچھ افاقہ ہے۔ احبابِ جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالشکور باجوہ مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کرونڈی ضلع خیرپور سندھ)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس — ۲۱ اپریل تا ۴ مئی

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام پندرہ روزہ سالانہ تربیتی کلاس امسال ۲۱ اپریل سے ۴ مئی تک ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے، انشاء اللہ

اس تربیتی کلاس میں خدام کے لئے قرآن و حدیث کے علاوہ فقہ۔ کلام۔ موازنہ مذاہب اور عربی زبان کے درس و تدریس کا انتظام ہوتا ہے۔ نیز علماء سلسلہ کی دلچسپ، مفید اور معلوماتی تقاریر ہوتی ہیں۔ قائدینِ کرام سے درخواست ہے کہ وہ خصوصی توجہ فرما کر زیادہ سے زیادہ خدام کو اس کلاس میں شامل کریں اور کوشش کریں کہ ہر مجلس کی نمائندگی اس کلاس میں ضرور ہو۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

مورخہ ۲۰ جنوری بروز جمعہ مکرم میاں عمر دین صاحب (برادرِ اصغر مکرم ماسٹر علی محمد صاحب آف سڑوعہ ضلع ہوشیارپور سیکرٹری رشتہ ناطہ جھنگ صدر) وفات پاگئے۔ مرحوم سادہ مزاج، نیک دل، ملنسار اور خاموش طبیعت تھے۔ ۱۹۲۷ء میں بیعت کی اور نہایت اخلاص سے سلسلہ احمدیہ سے منسلک رہے۔ جھنگ صدر میں آپ کی نماز جنازہ مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ نے پڑھائی۔ آپ موصی تھے جنازہ ربوہ لایا گیا اور محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(نصراللہ خاں ناصر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم جھنگ صدر)

بولان ریڈیوز
ریفریجریشن اینڈ الیکٹرانک
سیل اور سروس کے لئے
ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں

بولان ریڈیوز
6/3 و 8-9 شپر مارکیٹ
اسلام آباد
فون 23913

بولان ریڈیوز
189-188- کشمیر روڈ
راولپنڈی صدر
فون 63913

اعلانِ نکاح

۲۶ جنوری ۱۹۷۸ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے میری بیٹی عزیزہ امۃ الرشید بشریٰ کے نکاح کا ہمراہ عزیزم عزیز الرحمٰن صاحب ابن عبدالرحمٰن صاحب بعوض مبلغ ۵ ہزار روپیہ حق مہر اعلان فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(محمد عبداللہ جنرل ریپئرنگ شاپ رحمت بازار۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴